سوال

(253) دھوپ سے طہارت حاصل نہیں ہوتی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے چھوٹے بچے ہیں جنہیں گود میں اٹھانا پڑتا ہے اور وہ میرے کپڑوں پر پیشاب کر دیتے ہیں ۔ کپڑوں کو دھوپ میں سکھا کر انہیں میں نماز پڑھ لیتی ہوں ۔ کیا ایسے کپڑوں میں نماز جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لڑکے نے اگر کھانا کھانا نہ شروع کیا ہو تو اس کے پیشاب پر چھینٹے مارنا ہی کافی ہے کیونکہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

«انها اتت بابن لها صغير لم ياكل الطعام الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجلسه فى حجره فبال على ثوبه فدعا بماء فنضحه ولم يغسله» (صحيح بخاري) (صحیح بخاری کتاب الوضوء) (ح 663) صحیح مسلم : ح 678)

"اپنے ایک ایسے چھوٹے بچے کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جس نے ابھی کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھا لیا تو بچے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر چھینٹے ماریئے اور اسے نہ دھویا ۔" تضح کے معنی یہ ہیں کہ کپڑے کو اتارے بغیر پانی سے تر کر دیا جائے اور اسے ملنے کی بھی ضرورت نہیں ہے اس حدیث سے معلوم ہو کہ بچہ اگر کھانا کھانا شروع کر دے تو اس کے پیشاب کو دھویا جائے گا جب کہ بچی کے پیشاب کو ہر حال میں دھویا جائے گا کیونکہ لبابہ بنت حارث سے روایت ہے کہ حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا آپ دوسرا کپڑا پہن لیں اور یہ تہہ بند مجھے دے دیں تاکہ میں اسے دھو دوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«انما يغسل من بول الانثیٰ وينضح من بول الذكر» (سنن ابی داود ح 375)

"بچی کے پیشاب سے کپڑا دھویا جاتا ہے اور بچے کے پیشاب سے چھینٹے مارے جاتے ہیں ۔ "

بچے اور بچی کے پیشاب کے بارے میں یہ وہ حکم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ سائل نے جو یہ ذکر کیا ہے کہ وہ پیشاب سے آلودہ کپڑوں کو دھوپ میں سکھا کر انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیتا ہے تو یہ صحیح نہیں ہے دھوپ سے کپڑا پاک نہیں ہوتا ۔ ایسے کپڑے کو پاک کئے بغیر اس میں نماز پڑھنا صحیح نہ ہو گا ، (فتویٰ کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1

صفحہ نمبر 269

محدث فتویٰ